

اداریہ

عید میلاد النبی ﷺ پر ہونے والی خرافات
توجہ کی ضرورت ہے.....!!

پاکستان میں ہر سال کی طرح اس سال بھی عید میلاد النبی ﷺ انتہائی جوش و جذبہ سے منائی گئی۔ ہر سال سے بڑھ کر کئی نئی اور شاہراؤں اور گھروں کو چھایا گیا۔ ریح الاوائل کی رات اور دن میلاد النبی ﷺ کے جلوس متواتر شاہراؤں پر گشت کرتے نظر آئے مختلف تنظیموں کی جانب سے ان جلوسوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جو ایک آسان کام نہیں تھا۔ یقیناً اس تیاری میں ہفتوں گئے ہونگے اور یہ بھی اچھا خاصہ خرچ ہوا ہوگا۔ اس مبارک کام کیلئے وقت نکالنا بہت کرنا اور پیسے کا خرچ کرنا انتہائی سعادت مندی اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کا ثبوت ہے۔ ورنہ آج کے نقصا نفسی کے دور میں نہ کسی کے پاس کسی کیلئے وقت ہے اور نہ ہی پیسہ خرچ کرنے کا دل۔ چڑی جائے دھڑی نہ جائے کی مثل آپ نے کئی مناظر بار بار اپنی زندگی میں دیکھے ہونگے۔ لوگ اپنے ایک ایک پیسے کو سینے سے لگا کر رکھتے ہیں، لیکن ولادت پاک ﷺ کی خوشی میں ہم نے بڑے بڑے بچوں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ خرچ کرنے سے احتساب نہیں کرتے اور اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر خرچ کرتے ہیں یقیناً پیادہ کے اس فرمان پر عمل ہے۔

”قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا، هو خير مما يجمعون“

”اے محبوب آپ فرمادیجئے کہ اللہ کا وہ فضل جبران پہ ہوا اور اللہ کی رحمت جو انہیں عطا کی گئی اس کے سبب وہ خوشیاں منائیں
یہاں سے بہتر ہے جو وہ فتح کرتے ہیں۔“ (سورۃ یونس)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس نعمت عظمیٰ، اللہ کے فضل اور رحمت کی خوشی میں اپنا جمع کیا ہوا خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

شؤون الطلبة

یہاں ایک بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ کئی برسوں سے یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ جہاں عید میلاد النبی ﷺ کے جوش و خروش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہیں بعض نادان دوستوں کی وجہ سے غیر شرعی حرکات و قوتیں پکڑ رہی ہیں۔ مثلاً بعض جلوسوں کے آگے پہلے والے کم عمر نوجوان رقص کرتے اور تالیاں بجاتے نظر آتے ہیں۔ بے تحاشہ آتش بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور اس سال تو ہیمنہ بجاتے اور دھول تاشوں کی گونج میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس دیکھے گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان جلوسوں کی قیادت کوئی عام لوگ نہیں کر رہے ہوتے۔ اکثر جلوسوں کی قیادت آخر کرام، علماء کرام اور مشائخ عظام کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں۔ شاید تھوڑی سی غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ ہو رہا ہے، جو اہل سنت کا عقائد کاٹنے کیلئے کافی ہے۔ امید ہے کہ علماء حق، مشائخ عظام اور آخر کرام ان باتوں کی طرف توجہ دے کر ان خرافات کا سد باب کرنے میں کردار ادا کریں گے اور آئندہ عید میلاد النبی ﷺ کی آمد سے قبل اپنے اپنے حلقہ احباب اور تلمیذوں سے متعلق ذمہ داروں کی تربیت کا اہتمام فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مہم فرمائے۔ (امین)

عقیدہ حق

سلسلہ وار
سلسلہ نمبر 2

جنوری 2017ء بمطابق ربیع الثانی 1438ھ

حضور سیدی غوث پاک
رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک
گستاخ رسول ﷺ
جل کر خاکستر



حضرت علیؑ
مولانا کوثر نیازی کی نظر سے

گیارہویں پر
دلیپ مرگالہ

محرک و مہاجر
سب سے پہلا قاتل و مقتول

عید میلاد النبی ﷺ
پڑھنے والے خرافات
انعام شکست

راہ اختیار کر لیں، جیسا کہ بعض فرقوں نے اختیار کیا۔ حالانکہ مذکورہ بالا جرائم کو نظر انداز کرنے کا کوئی جواز نہیں جو بالاتفاق شرعاً ممنوع اور ناجائز ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کی محفلوں کے بارے میں تو کوئی بھی اس کے فرض یا واجب ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ البتہ یہ ایک مستحب امر عادی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ اختلاقی۔

حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ دن رات فروعی مسائل کے اختلافات کو ہوا دینے میں مصروف ہیں اور مخالفین کو بدعتی قرار دینے سے نہیں چوکتے وہ ان بڑے مسائل کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہتے جن میں ہر ملک کے مسلمان ملوث ہو چکے ہیں۔ ان میں سب سے خطرناک بدعت وہ عقائد ہیں جن کی بناء پر بہت سے گروہ دین سے خارج ہو گئے ہیں۔ یہی حال حکمرانی کا ہے۔ اس سے متعلق افسوسناک بدعت اللہ تعالیٰ کی شریعت اور سنت مصطفیٰ ﷺ سے خروج ہے اور یہ بدعت جس کا انجام الحاد اور کفر ہے اکثر اسلامی ممالک پر چھا چکی ہے۔ یہی وہ بدعت ہے جس کیلئے اسلام دشمن عناصر، یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں، مستشرقین اور نام نہاد قانونی ماہرین ان کے ہمنواؤں نے مسلسل کام کیا ہے یہاں تک مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کو ان کی شریعت اور عقیدے سے نکال کر اس طاغوت کی اطاعت پر مجبور کر دیا ہے جس کو ”جمہوریت کا قانون“ کہتے ہیں۔

آج ہمارے دشمن یہود و ہنود اور نصاریٰ و مجوس کھل کر ہمارے سامنے آ گئے ہیں وہ ہمیں محاصرے میں لے کر ہمارے تمام وسائل پر قابض ہونے اور ہماری اسلامی شخصیت کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں ان مسائل کے بارے میں اپنی تمام تر توانائی کو صرف کرنا فرض عین ہے۔ کیونکہ یہ مسائل عالم اسلام کے مسلمانوں کیلئے چیلنج بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے

دوسرا باب

میلاد شریف پر اعتراضات و جوابات ہیں

مناقض کے اس پر حسب ذیل اعتراضات ہیں اور ان کے سبب اس جوابات ہیں۔
اعتراض اول: اصل میلاد بہت ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں جوئی اور صحابہ کرام و تابعین کے
زمانہ میں۔ اور ہر وقت حرام ہے۔ لہذا موقوف و حرام۔

جواب: میلاد شریف کو بدعت کہنا نادران ہے۔ ہم پہلے باب میں بتا چکے کہ اصل میلاد شریف
ایک ہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن۔ اس کی مناسبت صحابہ کرام و تابعین
اور تمام مسلمانوں کا معمول ہے۔ پھر بدعت کیسی؟ اور اگر بدعت ہو بھی۔ تو ہر بدعت حرام نہیں۔ ہم بدعت
کی بحث میں عرض کر چکے ہیں کہ بدعت واجب بھی ہوتی ہے اور مستحب بھی جائز بھی ہوتی ہے اور مکروہ و حرام
بھی۔ نیز پہلے باب میں تفسیر شرح البیان کے حوالہ سے بتا چکے کہ یہ محفل بدعت منہ مستحب ہے۔ حضور علیہ
السلام کا ذکر کیونکر حرام ہو سکتا ہے۔

اعتراض دوم: اس مجلس میں بہت سی حرام باتیں ہوتی ہیں مثلاً سورتوں میں غلط غلط۔ وازمی مثلاً
کا نعت خوانی کرنا۔ غلط روایات پڑھنا گویا کہ یہ مجلس حرام باتوں کا محور ہے۔ لہذا حرام ہے۔

جواب: اولاً یہ حرام چیزیں یہ مجلس میلاد میں ہوتی نہیں۔ بلکہ اکثر نہیں ہوتیں۔ مرتبہ پہلوں میں
علیحدہ منع ہیں۔ اور مرد علیحدہ۔ پڑھنے والے پابند شریعت ہوتے ہیں۔ روایات بھی صحیح ملکہ ہم نے
تقریباً دیکھا ہے کہ پڑھنے والے سننے والے باوجود شریعت ہیں۔ سب حدود شریف پڑھتے۔ سنتے ہیں۔ اور
وقت طہاری ہوتی ہے بسا اوقات آنسو جاری ہوتے ہیں اور محبوب علیہ السلام کا ذکر پاک ہوتا ہے۔
لذت باوہ عشق زمیں مست میریں ذوق این سے شناسی غنیمت از شہی
ہائے کجنت تو نے پی ہی نہیں

اور اگر کسی جگہ یہ باتیں ہوتی بھی ہوں۔ تو یہ باتیں حرام ہوں گی اصل میلاد شریف یعنی ذکر ولادت
مصلیٰ علیہ السلام کیوں حرام ہوگا۔ بحث عرس میں ہم عرض کریں گے کہ حرام چیز کے شامل ہو جائے
تو کوئی سنت یا جائز کام حرام نہیں ہو جاتا۔ ورنہ سب سے پہلے دینی دے سے حرام ہونے چاہئیں کیونکہ

تفہیم اس طرح کی ہے۔ ہر کام اپنی شریعت کے لحاظ سے دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ اگر قرآن و سنت کی مخالفت میں ہو تو اس کو "بدعت سینہ" کہتے ہیں اور اگر قرآن و سنت کی مخالفت میں نہ ہو بلکہ کسی دینی مصلحت پر مبنی ہو تو اسے "بدعت حسنہ" کہتے ہیں۔ گویا بنیادی طور پر بدعت کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ۱۔ بدعت سینہ اور ۲۔ بدعت حسنہ۔ ان میں سے ہر دو کو پھر اس طرح تفہیم کیا جاتا ہے۔

بدعت حسنہ کی اقسام

بدعت حسنہ کی مزید تین اقسام ہیں۔

۱۔ بدعت واجبہ

وہ کام جو اپنی ہیئت میں تو بدعت ہو لیکن اس کا وجود واجب کی طرح دین کی ضرورت میں جائے اور اسے ترک کرنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے قرآنی آیات پر اعراب، دینی علوم کی تفہیم کے لئے صرف و نحو کی درس و تدریس، "اصول تفسیر"، "اصول حدیث"، "فقہ و اصول فقہ" اور دیگر علوم عقیدہ و غیرہ کی تعلیم کا اہتمام، دینی مدارس کا قیام، درس نظامی کے نصابات ان کی اصطلاحات سب بدعت واجبہ ہیں۔

۲۔ بدعت مستحبہ

وہ کام اپنی ہیئت اور اصل میں نیا ہو لیکن شرعاً منع ہو اور نہ ہی واجب کی طرح ضروری بلکہ عام مسلمان اسے ثواب اور مستحسن امر سمجھ کر کریں تو اس کے نہ کرنے والا گناہگار بھی نہیں ہوتا لیکن کرنے والے کو ثواب ملتا ہے جیسے مسافر غلٹے، مدارس کی تعمیر اور ہر وہ اچھی بات جو پہلے نہیں تھی ان کا ایجاد کرنا جیسے نماز تراویح کی جماعت، تصوف و طریقت کے ہر ایک مسائل کا بیان، "معاقل میلاد"، "معاقل عرس و غیرہ" جنہیں عام مسلمان ثواب کی خاطر منفقہ کرتے ہیں اور ان میں نہ آنے والا گناہگار نہیں ہوتا۔

فرائض و عبادت کی جامع کتاب

خدا کو یاد کر سارے



پیش کش: ادارہ اہل سنت، لاہور

مکتبہ شمس و قمر

لاہور



فرماتے رہے۔ اس کا ذکر مفید گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

ان چند واقعات کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ یہ سب اجازت کام پر جتن میلاد
النبی ﷺ پر کئے جاتے ہیں متفرق طور پر اسی طرح مدد رسالت میں کئے جاتے تھے
جس طرح اب ہیں یا یوں کیا جائے تو مناسب ہو گا کہ جس طرح قرآن پہلے متفرق طور پر
موجود تھا اور موجود صورت میں نہیں تھا بعد میلاد النبی پر کئے جاتے والے سب اجازت
امور الگ الگ صورت میں کئے جاتے تھے۔

لہذا اب بھی یہ جیسے 'ہلوس' محفل نعمت شوافی اور شارب از روئے شرح
جائز اور مباح ہیں لیکن وہ سب امور جو آج کل ان مواقع پر کئے جاتے ہیں کیا سب جائز
ہیں؟

فرمائی کہ جب آپ مدینہ پہنچے اور یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو اس کے بارے میں آپ نے استفسار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ یہودی اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو نجات بخشی اور ان کے دشمن کو غرق فرمایا۔ اس نعمت پر شکر ادا کرنے کیلئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم تو موسیٰ علیہ السلام کے ان سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۵) میلاد کی محفل عہد رسالت میں نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے یہ بدعت ہے۔ لیکن بدعت حسنہ ہے۔ کیونکہ دلائل شرعیہ اور قواعد کلیہ کے تحت یہ داخل ہے اس لئے یہ صرف اپنی ہیئت اجتماعی کے اعتبار سے بدعت ہے۔ اپنے افراد کے اعتبار سے نہیں کیونکہ اس کے افراد عہد نبوی میں بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ انشاء اللہ ہم جلد ہی بیان کریں گے۔

(۶) میلاد شریف صلوٰۃ و سلام کا سبب ہے۔ یہ دونوں امر مطلوب ہیں لقولہ تبارک وتعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

جو چیز مطلوب شرعی کا باعث ہو وہ خود مطلوب شرعی ہے اور آپ پر درود بھیجنے کے اتنے فوائد و فیضانات ہیں جن کے مظاہر انوار اور جن کے آثار کا شمار کرانے سے قلم عاجز ہو کر محراب بیان میں سجدہ ریز ہے۔

(۷) میلاد شریف کی محفلیں آپ کی ولادت شریفہ، معجزات جلیلہ اور سیرت طیبہ کے حالات و تذکرے نیز آپ کے فضائل و شمائل سے روشناس کرانے پر مشتمل اور ان کا سبب و ذریعہ ہوا کرتی ہیں تو کیا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ ہر چیز کو

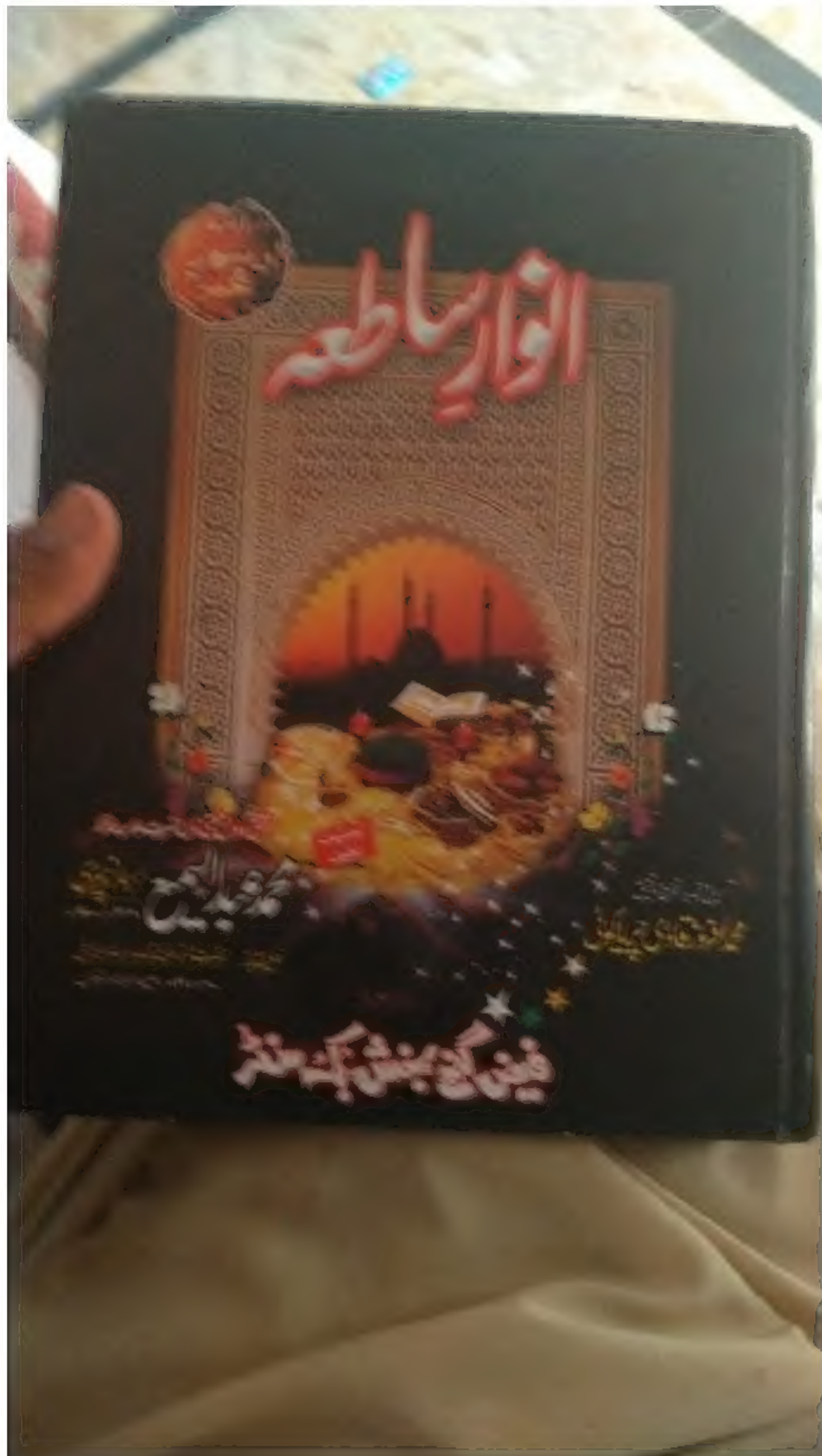
پچائیں ان کی معجزات پر ایمان مطلوب و مقصود (۸) آ

ہوتا ہے وہ اس اپنے قصائد دعاؤں سے تو جہ خوش ہوں۔ پیش کرے۔ بھی حاصل ہو

(۹) آ اور اضافہ عجیب اخلاق، علم و عمل سے زیادہ حسیہ

انسان آپ جز ان کی دعا (۱۰)

ذکر و منقبت تعظیم و اہتمام سے ہمیں



پہلی رکت والا ہے وہ جس نے قرن آثار اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سناے والا ہو۔ پارہ ۱۸ ص ۶
جب تک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجاؤ شخری رہتا اور ڈر سنا۔ پارہ ۱۸ بقرہ ۸۹

رسول کو بشر کہنا کفر کا طریقہ ہے
ہو مجھے یہ سب کہ بشر کو جہدہ کوں جسے تو نے بھی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گار سے تھی۔ پارہ ۱۸ خرات ۳۲
زبان تو کہ جس سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا تو کی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا ہے اللہ
دشمن نہ رہے۔ پارہ ۱۸ موسیٰ ۴۳
اور اگر کسی ایسے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جسے تو تم ضرور مٹانے میں ہو۔ پارہ ۱۸ موسیٰ ۳۳
ہو۔ تم تو میں تمہیں جیسے آدمی اور جس نے یہ کہہ نہیں اترا تم نے۔ حصہ ۱۵۔ پارہ ۲۲ عین ۱۵
یہ اس لیے۔ اس کے پاس اس کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے ایا آدمی میں راہ بتائیں گے تو ہاں ہوسکتا ہے۔
پارہ ۲۳ خات ۱۶

گستاخی رسول کفر ہے

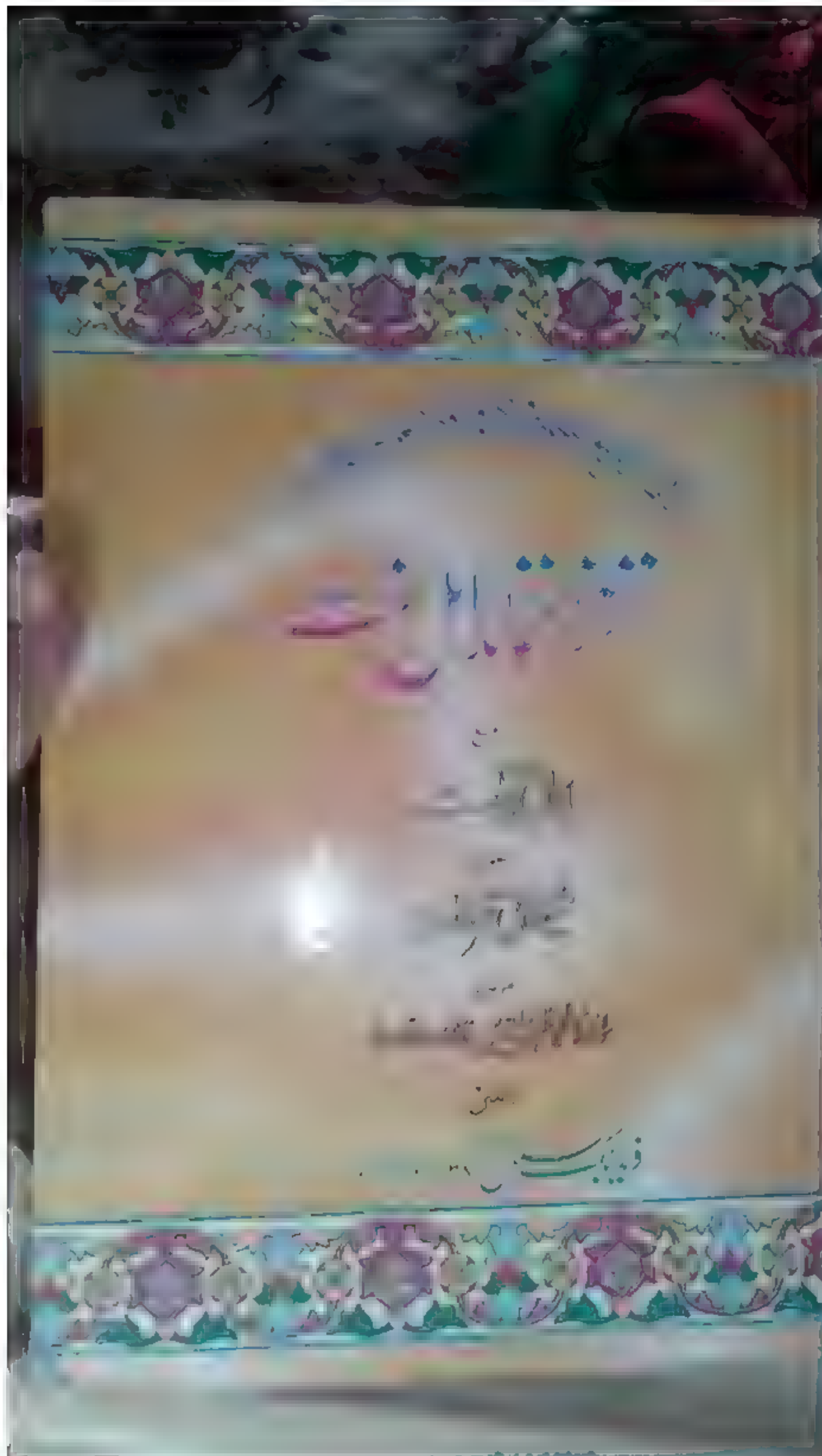
اس اہل اہل اہل "اعت" کو اور یوں عرض کرو کہ حضور محمد بھی اہل بیت ہی سے بغور سنا اور ہاں
سے مال عذاب ہے۔ پارہ ۱۴
اسے اہل راہ اپنی ترازیں اوپری کہ اس غیب جاننے والے کی "راز" سے اس کے حضور ریاات چارہ ہوا جس
میں ایک دوسرے سے سارے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت۔ یہ بتائیں اور تمہیں ہے۔ پارہ ۲۶ خرات ۲
مانے۔ بلا تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر کہ اگر تم میں سے کسی کو معاف کریں تو وہ عذاب دیں گے اس لیے
بحکم تھے۔ پارہ ۲۶
اور نورس کو یہ اوستہ میں ان کے لیے اور مال عذاب ہے۔ پارہ ۱۵
سے تک ایدہ ایستہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اس پر حق و مست سے یا اور سختی میں اللہ سے ان کے لیے
عذاب تیار کر رہا ہے۔ پارہ ۲۴ اتر ب ۱۵
قریب قیامت سے اہل حاکم تو زندہ گیا۔ پارہ ۲۳ ص ۷

میلاد سنت الہی ہے

سنت مبارک میں اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشنی کتاب۔ پارہ ۱۵
سنت اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کی آیتیں پڑھتا ہے
نہیں ہے۔ سنت اور اس کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ پارہ ۳۸ قرآن عمن ۴۳
ہیں یہ اس کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔ پارہ ۲۸ نہ ۴

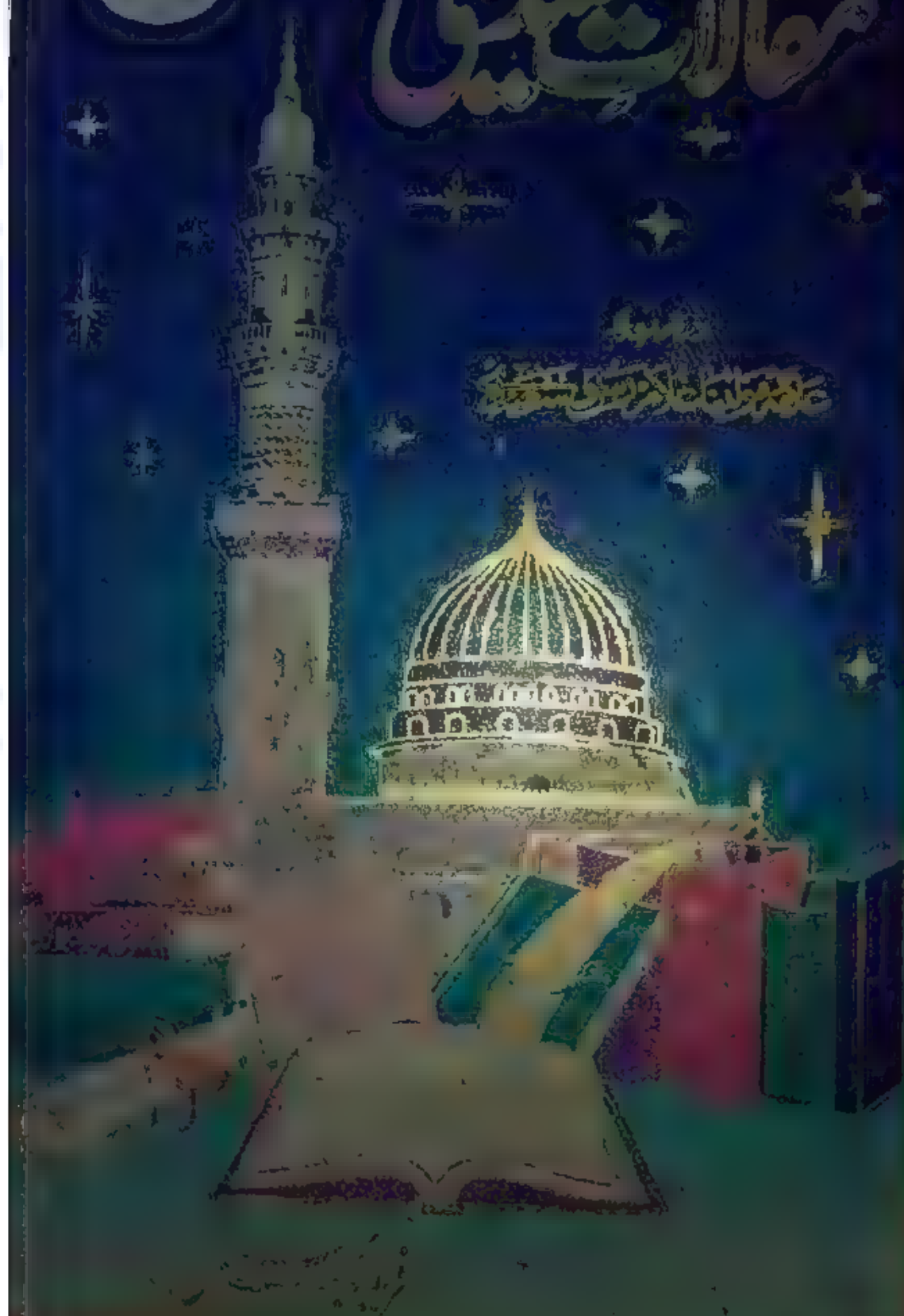
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْآنَ عَلٰی سُلٰطٰنٍ مُّبِیْنٍ
 وَهُوَ الَّذِیْ یُخَوِّضُ الرُّسُلَ فَاَنبَاۤءُ الْاٰیٰتِ
 وَیُخَوِّضُ الرُّسُلَ فَاَنبَاۤءُ الْاٰیٰتِ
 رَسُوْلٌ مِّنْ سُلٰطٰنٍ مُّبِیْنٍ

ہمدانی بر سر منبر مانتھد
 رب عالمین وہ قدرت والا ہے جس سے
 پھر ملائکہ و انبیا و پیغمبروں کے ساتھ
 ہیں جتنے
 عبادت کی بات میں ہیں حضور علیہ السلام کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا کہ یہ عہد نبی کریم
 سنت پر ہے۔ رب کریم کے بارے میں ماسیہ کی آیات ولادت پر ہے تو عین نماز میں میرے کہہ کر
 مونا ہے۔ دیکھو ماہ صاحب کے حجے مجمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے۔ پھر ولادت پاک کا ذکر بھی ہے
 بلکہ ہر طریقہ میں میلانہ یہ ہے کہ وہ اس میں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں رسول
 نے نہت میں بھیجے ہوئے اندھے کے لئے آغوشِ رحمت ہے حضور علیہ السلام کی تشریف فرما زریزہ میلاد
 ان کے ذریعہ ہم سب کا بھی میلاد مانا فرمایا ہے۔ سورہ مریم میں حضرت مریم کا نام ہونا حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پاک کا ذکر۔ حتیٰ کہ حضرت مریم کا روزہ۔ اس تکلیف میں جو کلمات فرمائے
 یٰۤیٰٓسٰیئِیْ مِثْلَ ۚقَبْلِ ۚهٰذَا پھر کی ملائکہ کی عزت سے تسلی پانا۔ پھر یہ کہ حضرت مریم نے اس وقت کیا نہ
 کھائی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم سے کلام فرمانا غرض کہ سب ہی بیان فرمایا۔ یہ ہی میلاد خواں بھی پڑھ
 ہے کہ حضرت آئمہ اطہر نے ولادت پاک کے وقت فلاں فلاں معجزات کیجئے۔ پھر یہ فرمایا پھر اس طرح
 نور ہستی آپ کی اندر روئیں۔ چنانچہ حضرت نے آئمہ اطہر کے گھر کو سجدہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ وہ ہی تسبیح
 شریف ہے جسے عزت قرآن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، ان کی شیرخوارگی، ان کی پرورش
 ان اپنا پھرنا، مریم میں جانا، حضرت شعیب کی نبوت میں جانا، دواں رہنا اور ان کی



مقالہ منتخبی

عالمی زبان کا ادبی سرمایہ



حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی ذکوۃ دہنے والے کی کراہت
 ہمارے ہاں روزی اس کی امداد کرنے والا نہیں ہوگا۔ میدان محشر میں ایک من
 ...
 ...

...
 ...

...
 ...
 اسی طرح یہ شعر بھی طرے لے لے کر پڑھا جاتا ہے اور ...
 ...

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
 جو سرور عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

بے شک مکمل میلاد منانا باعث خیر و برکت اور سعادت ہے لیکن ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۔ سرے سے اس کی طرف توجہ نہیں ہوا۔ اس صاحب (مؤید) اس حدیث میں سے (۱) شریف شریعی کی طرف توجہ نہ کیا۔
 فقہ کی بیاد پر محنت پر اتفاق کا دعویٰ باطل رہا۔

ثانی

یہ کہ سیرت شریعی کا مولد سے لڑکا ہر مذہب کے علماء کے اس اکتاف میں مدد، سب سے پہلے مولد شریف صاحب سے ہے۔
 شریعی سے مولد شریف کو جان کر، کھڑے والے علماء کے اقوال کثرت سے نقل کر کے اس کا حوازیہ جواب دہ کیا ہے۔
 اقوال کو مرحوم "مفتوح" اختیار کیا ہے۔ اور آپ نے شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول نقل کیا جو ہم نے نقل کیا ہے۔
 فیستحب لہ اظہار الشکو لمولده الخ

یہ مولد کو بہتر سمجھنے کے لیے شریعی سے اہم مقرر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی نقل کیا ہے اور یہ دونوں محدث ہیں۔
 تہہ دن اللہ صاحب مولانا محقق صاحب کے مشائخ حدیث میں ہیں۔ ہر مولد محقق صاحب کا شامی کی عبارت کا حوالہ دینا اور یہ
 تشریحیں فرماتے کہ ہمارے مشائخ و مرسلین کے نزدیک یہ محفل مبارک درست ہے۔

ثالث

یہ کہ حمل قرون ثلاثہ میں نہ پایا ہو لیکن اس کی اصل شرح میں موجود ہوتا ہے۔ عمل باحق فریقین صحیح و درست ہوتا ہے۔ ہر
 مولد محقق صاحب نے اس عمل کی اصل بیان فرمادی

در مورد ذکر و دست خیر، بشارت و آں موجب فرحت میا، النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر وادت خیر البشر کی
 امر و دست و در شرح اجتماع برائے فرحت و سرور کہ حال از مات ہوتی ہے اور یہ سست و خوشی کا باعث ہے اور منکرات
 و بدعات سے حالی فرحت و نشاط میں جمع ہوتا از روئے شرع
 منکرات و بدعات، شدت و درست ہے۔

اس عبارت سے صاف و صحیح ہو گیا کہ میا اثریہ میں سبب سرور کے ساتھ یہ اجتماع کے لئے شرعاً جائز ہے۔
 منہیات شرعیہ سے خالی ہو اور یہی دعا دہی ہے

مولانا محقق صاحب محفل میا، دشریف میں برابر شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ مولوی نور الحسن صاحب کے "مجموعہ رسائل
 مشرق" مطبوعہ مطبعہ نصاریٰ دہلی کے صفحہ 40 پر اندر سوس طر میں یہ مضمون موجود ہے اور ارقام سے بذات خود مولانا محقق صاحب
 مرحوم کے شاگرد رشید جناب مولانا فضل الرحمن صاحب صوفی صافی فقیہ و محدث کافی (سائنس گنج مرآۃ آباء) لکھ اواد سے بذریعہ
 خط دریافت کیا تو آپ نے ذرا سی سے یہ جواب تحریر فرمایا

بسم و حضرت مولانا محمد باحق رفیع الہام مدظلہ العالی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میا، دشریف کے

بے حضرت مولانا محمد باحق صاحب کے ساتھ ہم جا کرتے۔

اس کے بعد وہ مشہور زمین۔ فن جناب مولانا فیض الحسن صاحب مرحوم سہارن پوری "شفا و انصوار" مطبوعہ۔ نور محمد
 دہلی ۱۹۱۵ء (۳۰۳ ج) کے صفحہ 10 میں تحریر فرماتے ہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے علاوہ علامہ مہد علی الدین سیوطی، علامہ حلبی، علامہ حسین بن محمد دیلمی، زر قانی، علامہ محمد بن یوسف شافعی اور علامہ ابن عابدین شافعی نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں ابوہبیب کی تحفہ غذاب کی روایت سے ایم مولد میں خوشی منانے اور صدقہ و خیرات کرنے پر استدلال کیا ہے اور ابن جریر کی مسطورہ عبارت کو نقل کیا ہے۔ یہاں تک ہم نے اختلاف کے ساتھ میلاد شریف کے جواز و راستہ دلائل پیش کیے ہیں۔ اب ہم اس مسئلہ پر بعض علماء و اسخنین کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ علامہ ابن حجر مکی سے میلاد شریف منانے پر چچا گیا تو انہوں نے لکھا: میلاد کا سطل اپنی اصل کے اعتبار سے

علامہ سیوطی کے دلائل

ہے اور قرآن ثلاثہ میں کسی سے یہ عمل منقول نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ محاسن پر مشتمل ہے میں فیض کام بھی کیے جاتے ہیں پس جس شخص نے اس کے محاسن کو اختیار کیا اور بڑے کامل سے یہ بدعت حسن ہے اور مجھ پر ایسی حجت ظاہر ہوئی جس سے اس کی اصل ثابت ہوتی ہے کیونکہ بحاکم مسلم میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو یہود کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھ کر ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا اور حضرت کو نجات دی تھی تو اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے جو روایات میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا کی ہو یا کوئی بلا ٹالی ہو وہ خاص دن جب بھی آئے شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر متعدد عبادات مثلاً نماز، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن سے ادا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور آپ کے ظہور سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے اس لیے جب بھی ولادت کا دن آئے تو اس میں انواع و اقسام کی غلالت سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اس اصل پر حدیث ہے۔

علامہ ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ اس دن تلاوت قرآن، صدقہ و خیرات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان کرنا، یا بیسے و نعمت خوانی اور سماع میں جو چیزیں مباح ہیں وہ اس خوشی کے دن کرنی چاہیں۔ سرت اور سونے۔ ہوا و جو چیزیں حرام، مکروہ یا خلاف اولیٰ ہیں ان سے باز رہنا چاہیے۔

علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک اور دلیل ملے ہوئی وہ یہ ہے کہ سنن بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اس دن تلاوت قرآن، صدقہ و خیرات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان کرنا، یا بیسے و نعمت خوانی اور سماع میں جو چیزیں مباح ہیں وہ اس خوشی کے دن کرنی چاہیں۔ سرت اور سونے۔ ہوا و جو چیزیں حرام، مکروہ یا خلاف اولیٰ ہیں ان سے باز رہنا چاہیے۔

حضور کا سایہ نہ ہونا، حضور کو شرعی اور تکوینی امور کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوض کیا جانا، حضور کو 'مساکن و مایکون' کا عالم جانا، حوائج اور مشکلات میں حضور سے ستمہ ادا اور یہ رسول اللہ کے کہنے کو جائز سمجھنا، حضور سے دنیا و آخرت میں شفاعت کو جائز سمجھنا۔ حضرت ابوبکر کی تمام صحابہ پر افضلیت اور خفاء راشدین کی خلافت علی الترتیب کو حق اور فضیلت کا معیار سمجھنا۔ خلیفہ کے تقرر کو حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جائز سمجھنا۔ موزوں پر مسح کرنا، تمام صحابہ ازواج مطہرات آل رسول ﷺ سادات کرام اور وہیاء اللہ تعظیم سے ذکر کرنا۔ اویء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنا، ان کے توسل سے دعا مانگنا، ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، مثلاً سوئم، چہم، عرس وغیرہ بطور استحب کرنا۔ حضور کا ذکر بعنوان میلاد شریف بطور استحسان کرنا، بیچ وقتہ نمازوں اور جمعہ کے بعد استحباً بامصلوۃ و سلام پڑھنا وغیرہا من الاعمال الفرعیۃ۔

ائمہ اربعہ کا اختلاف

امام بو حنیفہ متوفی ۱۵۰ھ، امام مالک متوفی ۱۷۹ھ، امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ، امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ یہ تمام ائمہ کرام مسلک اہل سنت و جماعت کے حامل تھے۔ سواد اعظم کی اکثریت انہیں کے ساتھ تھی۔ مذکورۃ الصدراصول اور فروع میں یہ تمام ائمہ متفق تھے۔ بعض فقہی جزئیات میں ان ائمہ کرام کا اختلاف تھا، یہ اختلاف بالکل نیک نیتی کے ساتھ تھا۔ یہ وہی اختلاف ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے: "اختلاف امتی رحمة"۔ "میری امت کا اختلاف رحمت ہے"۔

اس اختلاف کا ایک عام سبب یہ تھا کہ ہر امام کا ایک الگ اصول تھا، مثلاً ایک مسئلہ میں اگر متعدد مختلف اور متعارض احادیث وارد ہوں تو اس صورت میں امام شافعی قوت سند کے اعتبار سے فیصلہ کرتے ہیں۔ امام مالک اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جس پر اہل مدینہ کا تعامل ہو، امام احمد بن حنبل ایسی صورت میں متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں اور امام اعظم بو حنیفہ ایسی صورت میں تمام متعارض احادیث کو سامنے رکھ کر منشاء رسالت تلاش کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ایسی صورت اختیار کرتے ہیں جس میں تمام متعارض احادیث جمع ہو جائیں اور ہر حدیث کا الگ الگ محل متعین ہو جائے۔

دوسرا باب

میلاد شریف پر امتحانات و جوابات ہیں

من غفلت کے من پرستوں کی ذرا بات میں یہاں کے مسئلے میں جواب ہے۔

اعتراف غفلت کا معنی یہ ہے کہ میں نے غفلت سے کچھ نہ کیا ہے۔

نہیں میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

جواب: میں نے غفلت کو یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

اور یہ مسئلہ اس کے بعد بھی ہے۔ پھر یہ کہ میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

اعتراف غفلت کا معنی یہ ہے کہ میں نے غفلت سے کچھ نہ کیا ہے۔

جواب: میں نے غفلت کو یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

نہیں میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

میں نے غفلت کو یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

نہیں میں نے کچھ نہ کیا ہے۔

جشن میلاد النبی ﷺ

شوقِ شہداء کے

شوقِ شہداء کے

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

میں

قوی زوادی کے ان شکر بجا ہونے پر نصیحتیں

فہم بھیجے اس کے لئے کہ میں نے اس کے لئے

[illegible]

تاریخ: ۱۳۰۲/۱۲/۱۵

میں نے بہت سی باتیں کہیں

من طرفه و اميد است که خواه و نخواهد بود

یہاں سے امرتسر میں آئے۔

تہ پانچ مارچ کو قومی ترانہ پڑھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

قومی - زراہی مابین منانا نہیں

ان سے یہ درویشوں میں ملے۔ میرے ہاتھ پر

قبرستان - موقعیت میں درج ذیل

.....

میں نے اس سے پہلے اس کی طرف سے

”اے“ استعمال کی حکمت... ایب سیف میں ہے۔

موجودہ حالت میں بار بار یہ کہہ کر

وَأَدْعُوا إِلَىٰ مَا نَالُوا بِهِ بِأَيْدِيهِمْ وَفِي الْأَنْفُسِ

وہاں سے نہیں جاتا اور وہاں سے واپس آتا ہے

سورپائیں سے تیار کیے گئے ہیں

ابا = داس چا اوار وقت دیا۔

آیت - اعداءہم اشرارہم خاص واقعات سے متعلق ہے ۔ یہ یہ فعلی ہے ۔

رضاخانی حرام خوروں نے صحابہ کو بھی نہیں بخشا

Razakhani Haramkhoron Ne Sahaba Ko Bhi Nahi Bakhsha

Allah ki Qasam Ahmad Yaar Barelwi Shaitan Iblees Ho Sakta Hai. Ahmad Raza Shaitan Khabees Ho Sakta Hai. Ilyas Makkari Shaitan Ho sakta hai. Barelwi Shaitan Ho Sakte Hain. Lekin Mazallah. Sahaba Nahi Ho sakte.



وَحُشُوا عَلَىٰ فِعْلِهِ فَقَالُوا لَا يُنْكِرُهَا إِلَّا مُبْتَدِعٌ لِّعَلَىٰ حَاكِمِ الشَّرِيعَةِ أَنْ يُعْزَرَهُ.

(اقامة القیامتہ - ص ۱۹)

نبی اکرم ﷺ کے میلاد پاک پر علماء کرام نے کتابیں لکھیں اور اس میلاد شریف کرنے پر رغبت دلائی اور فرمایا میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرنے والا بد مذہب ہے حاکم شریعت پر لازم ہے کہ ایسے منکر کو سزا دے۔

(۱۳)

اکابر علماء دیوبند کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

مشرّب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اٹھاتا ہوں۔
(فیصلہ ہفت مسئلہ - ص ۹)

نواب صدیق حسن بھوپالی الہمدیث کا قول:
سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

(الشماتۃ العنبریہ - ص ۱۲)

(۱۶)

دہلی کے بڑے پیر حضرت خواجہ زید فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک: جو شخص میلاد شریف نہیں کرتا تھا اس مبارک محفل میں شریک نہیں ہوتا آپ (شاہ ابوالخیر) کو اس سے بھی کوئی شکایت نہیں ہوئی ایسے افراد بکثرت آپ کے پاس آتے تھے اور آپ ان کے ساتھ محبت سے ملتے تھے البتہ آپ کو ان لوگوں سے نفرت تھی جو محفل مبارک کے انعقاد کو برا کہتے ہیں آپ ان لوگوں کو بدفقیدہ کہتے تھے اور ایسے افراد سے آپ نہیں ملتے تھے

(مقامات خیر۔ ص ۳۹۴)

اور حق یہی ہے کیونکہ نہ کردن چیز بے دیگر است و منع کردن چیز بے دیگر۔

(واقعات)

(واقعہ)

نبی رحمت ﷺ کے میلاد پاک پر اللہ تعالیٰ نے کیسا اہتمام فرمایا سندرجہ ذیل سے اندازہ کریں۔

جب اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی

جس وقت سلاخوں پر بیٹھ کر رہے تھے آپ (شاہ احمد علیہ السلام) سے ملواری کی کیفیت طاری تھی آپ کی آنکھوں سے نکل آنکھ چار کی تمام ہاتھ پر پڑے ہوئے تھے بے اختیار کی حالت کے عالم میں آپ کے قدم حرکت کر رہے تھے اور آپ کا رخ لہڑی طرف ہو چلا تھا اگرچہ اس وقت سب پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک کیفیت طاری تھی لیکن آپ کی یہ عروہ و پاکوئی نے سب کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا۔

(مقامات خیر ص ۳۲۲)

اس واقعہ کو لکھ کر حضرت زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں انہوں نے مدافسوں کو اپنی عقلی و فنی و شرعی و عقلی مبارک کو قیاس علم نے بعض افراد کی نظر میں چار چ پینا دیا ہے (ان کو اپنی عقل بری لگتی ہے) اور دیا بھری لڑائیاں ان کو اس مبارک عقل (سید شریف) میں نظر آنے لگی ہیں۔

(مقامات خیر ص ۳۲۳)

(نوٹ)

حضرت شاہ احمد علیہ السلام دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معمولی جتنی نہیں تھے بلکہ وہ صاحب کرامات اور کامل الہی تھے تفصیل کے لئے (خلیۃ اللہ) کا مطالعہ کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرم و کرم کو ہم کو بھی نظر بصیرت عطا کرے اور ہماری اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ السلام کی عظمت کی جھلک دیکھ لیں اور ان کی لڑائیاں ان کے حق لکھ چکی اور عزت و شہادت کی بجائے حسین کی طرف آجائیں آمین

(واقعہ ۱۲)

دہلی کے بڑے ہی حضرت شاہ فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: آپ (شاہ احمد علیہ السلام) نے ہندو کو فرمایا اس پر عمل کیا اور اس دیکھا کہ کتنا دیکھا کہ حضرت رحمت اللعالمین سید الانبیاء و المرسلین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی خوشی کا آئینہ و کس طرح کرتا چاہیے اور مکمل شریف کے کیا آداب ہیں۔ (آرامش) پیوں تھیں کہ ایک عمر و دروازہ و چکی قبر پر ہوتا یا جاتا تھا اور دوسرا دروازہ خانقاہ شریف کے دروازے کے باہر اور ان دونوں دروازوں کے مابین خوبصورت جھنڈ پوس کا جھال، خانقاہ شریف کے اندر کھلے حصہ میں پیوں کا جھال ایک لمبی دوسری لمبی سے چوٹ سے کچھ کم فاصلے پر رہتی تھی پیوں پر رنگین کپڑا لپیٹا جاتا تھا ایک پر سرخ ایک پر سبز اور چران پر عمدہ لچکا۔ سبز پر سنہری اور سرخ پر دھبیلی اور پیوں میں نہایت عمدہ جھاڑ آویزاں

محمد شاہ احمد علیہ السلام صاحب کرامات

و بطور خوشیاں منار ہے جسے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کر لیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینے میں فیض آرہا ہے زماں بعد جب بھی میں صلاۃ سلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین

کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری کی بات مانیں جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلاد پاک کیا کرتے تھے۔
کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات مانیں جو صاحب کرامات ولی تھے جو کہ میلاد پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بد عقیدہ جانتے تھے۔

مختصر یہ ہے کہ ایک طرف عشاق مصطفیٰ ﷺ کی طویل فہرست ہے دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے اکابر اور اپنے لیڈروں کی یاد میں سب کچھ کر گزرتے ہیں تعین یوم بھی کیا جاتا ہے تدائی و تشہیر بھی کی جاتی ہے پھر فضول خرچی (بلب و بیوٹیں وغیرہ) اس قدر کہ الامان الحفیظ پنڈال اس قدر شان و شوکت سے سجائے جاتے ہیں کہ دیکھنے والے حیرت میں گم ہو جاتے